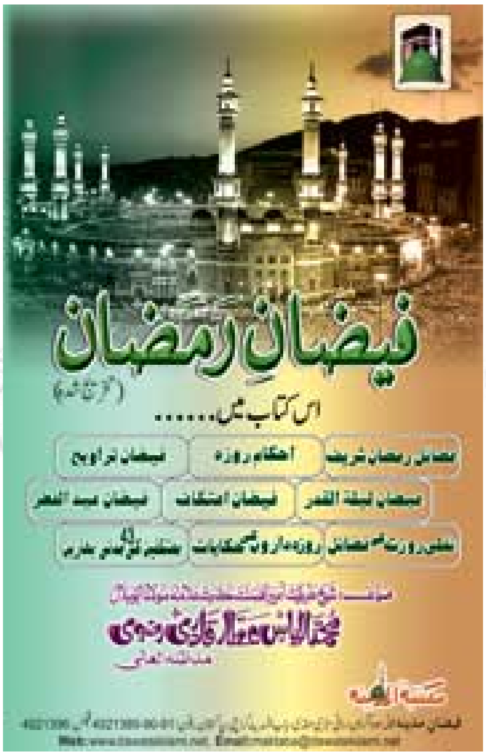

فیضانِ رمضان
اس کتاب میں……
فضائل رمضان شریف
احکام روزہ
فیضان تراویح
فیضان لیلۃ القدر
فیضان اعتکاف
فیضان عید الفطر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”رَمَضَانُ الْمُبارَك“کے بارہ ۱۲ حُرُوف کی نسبت سے روزہ داروں کی 12 حِکایات

اللہ عزَّوَجلَّ ارشاد فرماتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ (پ۱۳، یُوسُف، ۱۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ان کی خبروں (حِکایات) سے عقلمندوں کی آنکھیں کُھلتی ہیں۔

سرکارِدوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جو میری مَحبَّت اور میری طرف شوق کی وجہ سے مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین بار دُرُود شریف پڑھے تو **اللہ** عَزَّوَجلَّ پر حق ہے کہ وہ اِس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر، ج۱۸، ص۳۶۱، حدیث ۹۲۸)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) گرمیوں کا روزہ

حَجّاج بن یوسُف ایک مرتبہ دَورانِ سفرِ حج مکّۂ معظّمہ و مدینۂ منوّرہ زَادَھُمَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیماً کے درمیان ایک منزِل میں اُترا اور دوپہر کا کھانا تیّار کروایا اور اپنے حاجِب (یعنی چوبدار) سے کہا کہ کسی مہمان کو لے آ ؤ۔ حاجِب خَیمہ سے باہَر نِکلا تو اُسے ایک اَعرابی لیٹا ہوا نظر آیا، اِس نے اُسے جگایا اور کہا، چلو تمہیں امیر حَجّاج بُلا رہے ہیں۔ اَعرابی آیا تو حَجّاج نے کہا، میری دعوت قَبول کرو اور ہاتھ دھو کر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاؤ۔ اَعرابی بولا: مُعاف فرمایئے! آپ کی دعوت سے پہلے میں آپ سے بہتر ایک کریم کی دعوت قبول کر چکا ہوں۔ حَجّاج نے کہا، وہ کس کی؟ وہ بولا: **اللہ** تعالٰی کی جس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں روزہ رکھ چکا ہوں۔ حَجّاج نے کہا، اتنی سخت گرمی میں روزہ؟ اَعرابی نے کہا، ہاں! قِیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کیلئے۔ حَجّاج نے کہا، آج کھانا کھالو اور یہ روزہ کل رکھ لینا۔ اَعرابی بولا، کیا آپ اِس بات کی ضَمانت دیتے ہیں کہ میں کل تک زندہ رہوں گا! حَجّاج نے کہا یہ بات تو نہیں۔ اَعرابی بولا، تو پھر وہ بات بھی نہیں۔ یہ کہا اور چل دیا۔ (رَوضُ الرِّیاحِین، ص ۲۱۲)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجلَّ کے نیک بندے کسی دُنیوی حاکم کے رُعب میں نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہاں کی گرمی برداشت کرکے روزہ رکھتے ہیں وہ کل قِیامت کی ہولناک گرمی سے محفوظ رہیں گے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجلَّ

(۲) شیطان کی پریشانی

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مسجِد کے دروازے پر شیطان کو حیران و پریشان کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا، کیا بات ہے؟ شیطان نے کہا، اندر دیکھئے۔ اُنہوں نے اندر دیکھا تو ایک شخص نَماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی مسجِد کے دروازے کے پاس سو رہا تھا۔ شیطان

نے بتایا کہ وہ جو اندر نماز پڑھ رہا ہے اُس کے دل میں وَسوَسہ ڈالنے کیلئے میں اندر جانا چاہتا ہوں لیکن جو دروازے کے قریب سو رہا ہے، یہ **روزہ دار** ہے، یہ سویا ہوا روزہ دار جب سانس باہَر نکالتا ہے تو اُس کی وہ سانس میرے لئے شُعلہ بن کر مجھے اندر جانے سے روک دیتی ہے۔ (اَلرَّوضُ الْفائِق مصری، ص ۳۹)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کے وار سے بچنے کے لئے **روزہ** ایک زبردست ڈھال ہے۔ روزہ دار اگرچہ سو رہا ہے مگر اس کی سانس شیطان کیلئے گویا تلوار ہے۔ معلوم ہوا روزہ دار سے شیطان بڑا گھبراتا ہے، شیطان چُونکہ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں قید کرلیا جاتا ہے اِس لئے وہ جہاں بھی اور جب بھی روزدار کو دیکھتا ہے پریشان ہوجاتا ہے۔

(۳) نرالا کفّارہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ نَبَوی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے اور عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے **رَمَضان** کے روزہ کی حالت میں (قصداً) اپنی عورت سے ''قُربَت'' کی، میں ہلاک ہوگیا، فرمایئے! اب میں کیا کروں؟ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عرض کی نہیں **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا، کیا مُتَواتَر دو ماہ کے (یعنی لگاتار ساٹھ) روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا، ساٹھ ۶۰ مِسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ بھی نہیں کرسکتا۔ اتنے میں بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں کسی نے کچھ **کھجوریں** ہَدِیّۃً حاضِر کیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ ساری **کھجوریں** اُس صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرمادیں اور فرمایا، انہیں خیرات کردو، تمہارا کفّارہ ادا ہوجائے گا۔ وہ بولے، **یا رسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مدینہ بھر میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندانِ مُبارَک چمکنے لگے اور رَحمت کے پھول جَھڑ نے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے یعنی فرمایا، **فَاطْعِمْهُ اَهْلَكَ** یعنی پس اپنے گھر والوں کو ہی کِھلا دے۔ (تیرا کفّارہ ادا ہوجائے گا) (صحیح البخاری، ج ۴، ص ۳۴۱، حدیث ۶۸۲۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بتقاضائے بَشرِیَّت اگر کوئی لَغزِش واقِع ہو بھی جاتی تو وہ فوراً اُس کا تدارُک فرماتے۔ اور مُعافی کیلئے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوجاتے۔ اِس لئے کہ ان کا ایمان تھا کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اِسی دَرِپاک سے حاصِل ہوسکتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مالِک ومختار ہیں اور شریعت انہیں کے ارشادات کا نام ہے۔ اِسی لئے تو سرکارِ آبرودار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِفسار پر کہ غلام آزاد کرسکتے ہو؟ ساٹھ دِن کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ ساٹھ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کِھلا سکتے ہو؟ وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ یہی کہتے رہے کہ نہیں یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گویا ان کا ایمان تھا کہ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلَّم کفّارہ کی ان تینوں قسموں کے سوا اگر چاہیں تو میرے لئے کوئی چوتھی قسم کا کفّارہ بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔ چُنانچہ سرکارِ عالی وَقار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اپنے **مُختار** ہونے پر اپنی مُہرِ تصدیق یوں ثَبت فرما دی کہ گویا جاؤ تمہارے لئے ہم کفّارہ یہ مقرّر فرماتے ہیں کہ بجائے کچھ دینے کے لے جاؤ۔ جیسا کہ اُس صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عرض کی کہ مدینہ بھر میں میرے برابر کوئی محتاج نہیں۔ تو فرمادیا کہ اچّھا جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔ تمہارا کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ گویا جہاں سارے مسلمانوں کے لئے جان بُوجھ کر رَمَضانُ الْمُبارَك کا روزہ توڑنے کا **کفّارہ** (جب کہ کفّارے کی شرائط پائی جائیں) یہ ہے کہ غُلام آزاد کرے اس کی استطاعت نہ ہو تو **مُتَواتَر** ساٹھ روزے رکھے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہاں اُس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے سرورِ عالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّارہ یہ مقرّر فرمایا کہ تم بجائے کچھ دینے کے ہماری جناب سے لے جاؤ اور بجائے کسی پر خرچ کرنے کے اپنے اہلِ خانہ پر ہی صَرف کردو۔ یہ ہے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ۔

یہ وُہی ہیں جو بَخش دیتے ہیں
کون ان جُرموں پر سزا نہ کرے
(حدائقِ بخشش)

(۴) صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سَخاوت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد سخی تھیں۔ حضرتِ سَیِّدُ نا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ستر ہزار دَراہم راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کر دیئے حالانکہ ان کی قمیص مُبارَک میں پَیوند لگا ہوا تھا اور ایک دَفعہ حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خدمت میں **ایک لاکھ دَراہم** بھیجے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ سب دِرہم ایک ہی روز میں راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم کر دیئے اور اُس روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود روزہ سے تھیں۔ شام کے وَقت باندی نے عرض کی، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ ایک دِرہَم روٹی کیلئے رکھ لیتیں۔ تو فرمایا، مجھے یاد نہیں رہا، یاد رَہتا تو بچا لیتی۔ (مدارِجُ النّبوت، ج ۲، ص ۴۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وُسعَت کے باوُجود اپنی زندگی نہایت سادہ اور زاہِدانہ گُزاری اور جو دولت بھی حاضِر ہوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں تقسیم فرما دی یہاں تک کہ **لاکھ دَراہم** آئے وہ بھی لٹا دیئے اور روزہ اِفطار کرنے کیلئے بھی کوئی اہتمام نہ فرمایا اور ایک ہم ہیں کہ اگر کبھی **نَفل روزہ** رکھ بھی لیں تو ہمیں **اِفطار** کے وَقت ہمہ اَقسام کے پھل کباب، سموسے، ٹھنڈا ٹھنڈا شربت اور نہ جانے کیا کیا چاہیے۔ بَہر حال ہمیں اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے اور دولت سے اِس قَدر مَحبّت نہ رکھنی چاہیے کہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں دل تنگ ہو۔ حُبِّ دنیا سے پیچھا چُھڑانے اور آخرت بہتر بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رَہنا بے حد مُفید ہے۔ جب بھی آپ کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے **عاشِقانِ رسول** کا مَدَنی قافِلہ تشریف لائے ان کی خدمت میں حاضِر ہو کر ضَرور فیضیاب ہوں کہ اچّھی نیّت کے ساتھ راہِ خدا عزوجل کے مُسافروں کی زیارت کارِ ثواب آخرت ہے اور اُن کی صحبت باعِثِ حصُولِ

جنّت ہے۔آپ کوایک بگڑے ہوئے نوجوان کا واقِعہ سُناتا ہوں جو مَدَنی قافِلے کے عاشقانِ رسول کی زیارت کیلئے حاضِر ہوا تو اس کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا! چُنانچِہ

عاشقانِ رسول سے ملاقات کی برکات

شہرقُصور (پنجاب، پاکستان) کےایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر **بالتّصرُّف** پیش کرتا ہوں: میں ان دنوں میٹرک کا طالبِ علم تھا، بُری صُحبت کے باعِث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، مزاج بے حد غُصیلا تھا اور بدتمیزی کی نوبت اِس حدتک پہنچ چکی تھی کہ والِد کُجا دادا اور دادی کے سامنے بھی قینچی کی طرح زَبان چلاتا تھا۔ایک روز تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا ایک مَدَنی قافِلہ ہمارے مَحَلّے کی مسجِد میں حاضِر ہوا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں **عاشِقانِ رسول** سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ایک باعمامہ اسلامی بھائی نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔انہوں نے درس کے بعد مجھے بتایا کہ چندہی روز بعد مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں **دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہورہا ہے آپ بھی شرکت کرلیجئے۔ان کے درس نے مجھ پر بَہُت اچّھا اثر کیا تھا لہٰذا میں انکار نہ کرسکا۔یہاں تک کہ میں اجتماع (ملتان) میں حاضِر ہوگیا۔وہاں کی رونقیں اور بَرَکتیں دیکھ کر میں حیران رَہ گیا، وہاں ہونے والے آخری بیان **''گانے باجے کی ہولناکیاں''** سُن کرتھرّ ا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔میں گناہوں سے توبہ کرکے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگیا۔میری مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے مجھ جیسے بگڑے ہوئے بداخلاق نوجوان میں مَدَنی انقلاب کی وجہ سے مُتأَثِّر ہوکر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔میری ایک ہی بہن ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے بھی **مَدَنی بُرقع** پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہرفرد سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوکر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا مُرید ہوگیا۔اور مجھ پر **اللّٰہ** عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قراٰنِ پاک حِفظ کرنے کی سعادت حاصِل کرلی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت دَرجۂ ثالِثہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے تعلُّق سے **علاقائی قافِلہ ذِمّہ دار** ہوں۔میری نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شعبانُ المُعظَّم ۱٤۲۷ ھ سے یکمشت **12 ماہ کیلئے مَدَنی قافِلوں** میں سفر کروں گا۔

دل پہ گرزَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافِلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حِفظ، قراٰن ہو، کر کے ہمّت ذرا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵) ٹھنڈا پانی

حضرتِ سیِّدُنا سَری سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزہ تھا۔طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے آبخورہ (یعنی کُوزہ) رکھ دیا تھا، نمازِ عصر کے بعد مُراقَبہ میں تھے، حُورانِ بِہشت نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شُروع کیا۔جو سامنے آتی اُس سے دریافت فرماتے، تُو کِس کے لئے ہے؟ وہ کسی ایک بندۂ خُدا کا نام لیتی۔ایک آئی، اُس سے بھی یِہی پوچھا تو اُس نے کہا: ''اُس کیلئے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے۔'' فرمایا: ''اگر تُو سچ کہتی ہے تو اِس کوزہ کو گِرادے''، اُس نے گِرادیا۔اِس کی آواز سے آنکھ کُھل گئی۔دیکھا تو وہ

آبخورہ (کُوزہ) ٹوٹا پڑا تھا۔ (الملفوظ، حصّہ اوّل، ص ۱۲۴)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، آخرت کی اَبدی راحتیں اور نِعمتیں پانے کیلئے اپنے نفس کو قابو کرکے دنیا کی لذّتوں کو ٹھوکر مارنی پڑتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ والے اپنے نفس کو بہُت مارتے تھے۔ چُنانچِہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت گرمی کے دِنوں میں دوپہر کے وَقت ایک شخص کو دیکھا کہ برف لئے جارہا ہے، دل میں حسرت ہوئی، کاش! میرے پاس بھی پیسے ہوتے اور میں بھی برف خرید کر ٹھنڈا پانی پیتا۔ پھر فوراً ندامت ہوئی کہ میں نَفس کی چال میں کیوں آ گیا! اُنہوں نے عہد کیا کہ کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ لہٰذا سخت گرمی کے موسم میں بھی پانی کو گرم کرکے پیا کرتے تھے۔

نِہنگ[1] و اَژدہا و شیرِ نَر مارا تو کیا مارا
بڑے مُوذی کو مارا نفسِ اَمّارہ کو گر مارا

[1] نِہنگ (یعنی مگرمچھ)

(٦) اِنعامِ مصطَفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

رَمَضانُ الْمُبارَك کی آمد آمد تھی اور مشہور مُؤرِّخ حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک عَلَوی دوست کی طرف یہ رُقعہ بھیجا، "رَمضان شریف کا مہینہ آنے والا ہے اور میرے پاس خرچ کیلئے کچھ نہیں، مجھے قرضِ حَسَنہ کے طور پر ایک ہزار دِرہم بھیجئے۔" چُنانچِہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار دِرہم کی تھیلی بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک دوست کا رُقعہ حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آ گیا، "رَمضان شریف کے مہینے میں خرچ کیلئے مجھے ایک ہزار دِرہم کی ضَرورت ہے۔" حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وُہی عَلَوی دوست جن سے حضرتِ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرض لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنھوں نے حضرت وَاقِدی سے قرض لیا تھا۔ دونوں حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر آئے۔ عَلَوی کہنے لگے، رَمضانُ الْمُبارَك کا مہینہ آ رہا ہے اور میرے پاس ان ہزار درہموں کے سِوا اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا رُقعہ آیا تو میں نے یہ ہزار دِرہم آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضَرورت کیلئے اپنے اِن دوست کو رُقعہ لکھا کہ مجھے ایک ہزار دِرہم بطورِ قرض بھیج دیجئے۔ انہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قرض مانگا، میں نے اپنے اِن دوست سے قرض مانگا اور اُنہوں نے آپ سے مانگا۔ اور جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اسے بھیج دی اور اس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر ان تینوں حضرات نے اِتّفاقِ رائے سے اس رقم کے تین حصّے کرکے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اِسی رات حضرتِ سَیِّدُنا وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں جنابِ رِسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی اور فرمایا، اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کل تمہیں بہُت کچھ مل جائے گا۔ چُنانچِہ دوسرے روز امیر یَحییٰ بر مکی نے سَیِّدُنا وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُلا کر پوچھا، "میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سارا قصّہ سنایا۔ تو یَحییٰ برمکی نے کہا، "میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخی ہے۔ آپ تینوں

ہی سخی اورواجِبُ الْاِحترام ہیں۔ پھراس نے تیس ہزار دِرْہَم حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کواوربیس بیس ہزاران دونوں کو دیئے۔اور حضرتِ وَاقِدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قاضی بھی مقرّر کردیا۔(حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ،ص ۵۷۷)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہواوران کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّے مسلمان سخی اور پیکرِ ایثار ہوتے ہیں۔اوراپنے اسلامی بھائی کی تکلیف دورکرنے کی خاطِر اپنی مشکِلات کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کرتے۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ **سخاوت** سے ہمیشہ فائِدہ ہی ہوتا ہے،مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللّٰہ** کے مَحبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امّت کے حالات سے باخبر ہیں اور **سخاوت** کرنے والوں پر نظرِ رَحمت فرماتے ہیں۔یقیناً **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی راہ میں ایثار کی بہُت فضیلت ہے۔چُنانچہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے،''جوشخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اِسے بخش دیتا ہے۔(اتحاف السّادۃ المتّقین ،ج۹،ص۷۷۹)

(۷)روزہ کی خوشبو

حضرتِ سَیِّدُنا امام قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن غالِب حدّانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی شہید کردیئے گئے۔تدفین کے بعدان کی قَبْر شریف کی مِٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔کسی نے خواب میں دیکھ کرپوچھا، مَاصُنِعْتَ؟ یعنی آپ کے ساتھ کیامُعامَلہ فرمایا گیا؟ کہا،''اچھا معاملہ فرمایا گیا۔''پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوکہاں لے جایا گیا؟کہا،''جنّت میں۔''پوچھا،''کون سے عمل کے باعِث؟''فرمایا،''ایمانِ کامل،تہجُّد اور گرمیوں کے روزوں کے سبب۔''پھر پوچھا،''آپ کی قَبْر سے مُشک کی خوشبو کیوں آرہی ہے؟''تو جواب دیا،''**یہ میری تِلاوت اورروزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔**''

(حلیۃ الاولیاء،ج۶،ص۲۶۶،حدیث ۸۵۵۳)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہواوران کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ الباری کی قبرِ انور کی مِٹّی سے بھی مُشک کی خوشبو آتی تھی۔باربارقبر پرمِٹّی ڈالی جاتی تھی مگرلوگ خوشبو کی وجہ سے تبرُّکاً اُٹھالے جاتے تھے۔(مقدمہ صحیح بخاری،ج۱،ص۳)

صاحِبِ دلائل الخیرات حضرت شیخ سیِّد محمد بن سُلیمان جزُ ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبرِ مُنوّر بھی معطّر تھی اوراُس سے کستوری کی لپَٹیں آتی تھیں کیونکہ آپ زندگی میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔انتقال کے ستتَّر برس(77) کے بعدکسی سبب سے ''سوس'' سے ''مراکش'' میں مُنتَقِل کرنے کے لیے جب قبرکُشائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح وسالم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔وفات سے قبل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے،یہاں تک کہ کسی نے امتحاناً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رخسارِ مبارک پر انگلی رکھ کردبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیااور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفیدسی ہوگئی یعنی زندہ انسانوں کی طرح خون بھی جسم میں رَواں دَواں تھا! (مُطالِعُ الْمسرّات،ص۴)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) رَمضان وشش عید کے روزوں کی بَرَکت

حضرتِ سَیِّدُ ناسُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ایک بار میں تین سال تک مکّۂ مکرّمہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں مُقیم رہا۔ ایک مکّی شخص روزانہ دوپہر کے وقت طوافِ کعبہ کرتا، دوگانہ ادا کرتا پھر مجھے سلام کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ مجھے اُس نیک بندے سے مَحبّت ہوگئی۔ وہ سخت بیمار ہوگیا میں عِیادت کے لئے حاضِر ہوا تو اُس نے مجھے وصیَّت کی، ''جب میں فوت ہوجاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر میری نمازِ جنازہ ادا فرمایئے، مجھے تنہا نہ چھوڑیئے بلکہ ساری رات میری قَبر کے پاس تشریف فرما رہئے نیز مُنکَر نکیر کی آمد کے وقت مجھے تلقین فرمایئے گا''۔ میں نے حامی بھر لی۔ چُنانچِہ اس کے اِنتِقال کے بعد میں نے حسبِ وصیَّت عمل کیا۔ قَبر کے پاس حاضِر تھا کہ مجھے اُونگھ آگئی۔ میں نے ہاتِفِ غیبی کی آواز سنی، ''اے سُفیان (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)! اِس کو تیری تلقین وقُربَت کی کوئی حاجت نہیں، اِس لئے کہ ہم نے خود ہی اِس کو اُنس دیا اور تلقین کی۔'' میں نے کہا، اِس کو کس عمل کے سبب یہ رُتبہ ملا؟ آواز آئی، ''رَمَضانُ المبارَك اور اس کے بعد شوّالُ المُکرَّم کے چھ روزے رکھنے کی بَرَکت سے۔'' حضرتِ سَیِّدُ ناسُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اِس ایک رات میں یہی خواب میں نے تین بار دیکھا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی، یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی اپنے فَضل وکرم سے ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ (قَلیوبی، ص ۱۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) رَمضان کا چاند

ایک مرتبہ رَمَضان شریف کے چاند کے بارے میں کچھ اِختِلاف پیدا ہوگیا، بعض لوگ کہتے تھے کہ رات کو چاند ہوگیا۔ بعض کہتے تھے، نہیں ہوا۔ حُضورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی والِدۂ ماجِدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے ارشاد فرمایا: ''میرا یہ بچّہ (یعنی غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم) جب سے پیدا ہوا ہے۔ رَمَضان شریف کے دنوں میں سارا دن دُودھ نہیں پیتا۔ اور آج بھی چُونکہ عبدُ القادِر علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الظّاھِر نے دودھ نہیں پیا۔ اس لیے غالِباً رات کو چاند ہوگیا ہے۔ چُنانچِہ پھر تحقیق کرنے پر ثابت ہوا کہ چاند ہوگیا ہے۔

(بَہجۃُ الاَسرار، ص ۱۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم متّقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَضان میں

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مَحبّت اور اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کی چاہت دل میں بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے اور خوب خوب

رحمتیں اور بَرَکتیں لوٹئے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچِہ **گلستانِ مصطفٰے** (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے **بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو **جگر کا کینسر** تھا۔ وہ دُعائے شِفا کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے میں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ **واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اَپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہوچکا تھا**۔ ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں!، جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم ازکم ایک سِرِنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اجتماعِ پاک (ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُو بہ صحّت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہوچکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو، دلائے گا تم کو شفا مَدَنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) اہلبیت رضی اللہ تعالٰی عنہم کے تین روزے

حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہوگئے تو امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیم وحضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فِضَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ان شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کی صِحّت یابی کے لیے **تین روزوں** کی مَنّت مانی۔ اللہ تعالٰی نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شِفاء عطا فرمائی۔ چُنانچِہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ **حضرتِ مولٰی علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیم تین صاع** جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو، سوگرام) تینوں دن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن **مسکین**، ایک دن **یتیم** اور ایک دن **قیدی** دروازے پر حاضر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزائن العرفان، ص ۹۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

بھوکے رہ کے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے **محمّد** صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ مجید میں اللہ تعالٰی نے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری شہزادی کے گھرانے کے اس ایمان افروز ایثار کو (پارہ ۲۹، سورۃُ الدَّھر، آیت نمبر ۸، ۹) میں اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝

(پ ۲۹، الدّھر ۸، ۹)

ترجمۂ کنزالایمان ۔اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحبّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔ ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکرگُزاری نہیں مانگتے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس ایمان افروز **حِکایت** میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جذبۂ ایثار کا کیا خوب اظہار ہے! واقِعی تین دن تک صِرف پانی پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں ۔ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو اِفطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سَموسے، میٹھے میٹھے پھل، گرما گرم بریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیے! اس قدر تنگدستی کے عالَم میں اتنا شاندار ایثار یہ انہیں کا حصّہ تھا۔

ایثار کی ایک فضیلت جو ''روزہ داروں کی ۱۲ حکایات'' کی حکایت نمبر ۶ کے ضِمن میں بھی گزری، دوبارہ پیش کی جاتی ہے کہ، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دیدے تو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اِسے بخش دیتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۹، ص ۷۷۹)

اَہلبیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شانِ عظمت نشان میں نازِل شدہ آیتِ کریمہ کے اس حصّے پر بھی توجُّہ فرمائیے جس میں ان کا قَول بیان کیا گیا ہے۔ ''ہم تمہیں خاص **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکرگزاری نہیں مانگتے۔'' اِس قول میں **اِخلاص** کا عظیم الشّان دَرَجہ بیان کیا گیا ہے۔ کاش! ہم بھی اپنا ہر عمل محض **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے لیے کرنا سیکھ جائیں۔ کسی پر اِحسان کرکے اُس کا بدلہ چاہنا یا اس کی طرف سے شکریہ کی طلب رکھنا یہ سب خواہِشات **خَتْم** ہوجائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی پر اِحسان کرکے یا فقیر کو کھانا یا خیرات دے کر یہ بھی نہ کہا جائے کہ ''دعاء میں یاد رکھنا''۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اُس سے بدلہ طلب کرلیا! اب وہ دعاء کرے یا نہ کرے، ہمارے حق میں قبول ہو یا نہ ہو ہمارے نصیب۔ ؎

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(۱۱) مسلسل چالیس سال تک روزے

حضرتِ سَیِّد ناداوٗد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مسلسل چالیس سال تک روزے رکھتے** رہے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **اِخلاص** کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرِب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔ (معدنِ اَخلاق، حصّہ اول، ص ۱۸۲)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سَیِّدُنا داؤد طائی کے نفس کشی کے واقعات

سُبحٰنَ اللّٰہ !عَزَّوَجلَّ اِخلاص ہوتو ایسا! حضرت سَیِّدُ ناداؤدطائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کواپنے نَفْس پر زبردست قابو تھا۔ **تذکِرۃُ الاولیاء** میں ہے،ایک بارگرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے۔ کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والِدۂ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہانے فرمایا: بیٹا! سائے میں آجاتے تو بہتر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا،امّی جان!''مجھے شَرم آتی ہے کہ اپنےنَفْس کی خواہِش کے لئے کوئی اِقدام کروں''۔

ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کرکسی نے عرض کی،یاسَیِّدی! اِس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچّھا تھا۔فرمایا: جب میں نے رکھا تو اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اٹھاتے ہوئے ندامت محسوس ہورہی ہے کہ میں صرف اپنے نَفْس کی راحت کی خاطر گھڑا اٹھانے میں وَقت صَرف کروں اوراتنی دیرذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافِل ہوجاؤں!

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دھوپ میں قراٰنِ پاک کی تلاوت کررہے تھے۔کسی نے سائے میں آنے کی درخواست کی۔تو فرمایا،''مجھے اِتباعِ نَفْس ناپسند ہے''۔یعنی نفس بھی یہی مشورہ دے رہاہے کہ چھاؤں میں آجاؤ مگر میں اِس کی پَیروی نہیں کرسکتا۔اسی رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاوصال ہوگیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِنتِقال کے بعدغیب سے آوازسنی گئی۔''داؤدطائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مُرادکوپہنچا کیوں کہ اس کا پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اس سے خوش ہے''۔ (تذکرۃ الاولیاء،حصہ ا،ص ۲۰۱ تا ۲۰۲)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اوران کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اپنی نیکیوں کا اعلان

دعوتِ اسلامی www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر۱۱ سے ان لوگوں کو ضرور عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ جووقتاً فوقتاً بلاضرورتِ شرعی محض دِکھاوے کی خاطر **اپنی نیکیوں کا اِعلان** کرکے ریاکاری کی تباہ کاری میں جاپڑتے ہیں، مثلاً کوئی کہتا ہے، میں ہرسال **رجب،شعبان** اور **رَمَضان** کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریا کار جوکہ **دوماہ کے نفلی روزے** رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہرسال تین ماہ یعنی رَجَب،شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ **وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ** ۔کوئی بولتا ہے، میں اتنے سال سے ہر ماہ **ایّامِ بِیض** کے روزے رکھ رہاہوں، کوئی اپنے **حج** کی تعداد کا تو کوئی **عُمرے** کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، میں روزانہ اتنے **دُرُودشریف** پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے **دلائلُ الخیرات شریف** کا وِرْد کررہاہوں۔ اتنی تلاوت کرتاہوں، ہرماہ فُلاں مدرسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ **اَلْغَرَض** خوامخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد،نفلی روزوں اورعبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اِخلاص کا دوردور تک کوئی پتا نہیں۔ **یادرکھئے!** ریا کاری کا عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الحُزْن سے **اللّٰہ** کی پناہ طلب کرو۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی،جُبُّ الحُزْن کیا ہے؟ ارشادفرمایا،''دوزخ میں ایک کُنواں ہے جس کی سختی سے دوزخ بھی روزانہ **چارسو بار** پناہ مانگتا ہے۔اس میں ریاکاریوں کو ڈالا جائیگا''۔(سُنَن ابنِ ماجہ، ج۱،ص ۱۶۷،حدیث ۲۵۶)

حفظ کی خوشی میں تقریب

آج کل بچّہ بچّی اگر حفظِ قراٰن مکمّل کرلے تو اسکے لئے شاندار تقریب کی جاتی ہے۔جس میں اس کو گل پوشی وگل پاشی اور تحائف وتعریفی کلمات سے خوب نوازا جاتا ہے۔گھر والے شاید سمجھتے ہوں گے ہم حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔مگر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچّہ "بُلند حوصلہ" تھا جبھی تو حافظ بنا۔ہاں حِفظ شُروع کرواتے وَقت حوصلہ اَفزائی کی واقعی ضَرورت ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ پڑھ لے۔بَہَر حال حافِظ مَدَنی مُنّے، مُنّی کے حِفظ کی تقریب میں حوصلہ افزائی ہورہی ہے یاوہ خود "پھول کرکُپّا" ہوا جارہا ہے اِس پر غور کرلیا جائے۔کہیں ایسا تونہیں کہ ہماری یہ "تقریبِ سعید" اس بے چارے سادہ لَوح بھولے بھالے حافِظ مَدَنی مُنّے کی ریاکاری کی تربیّت کا سبب بن رہی ہو!

میں نے اِخلاص کو بہُت تلاشا

میں نے اس طرح کی تقاریب میں اِخلاص کو بہُت تلاشا، مجھے نہ مل سکا۔صِرف نُمود ونُمائش ہی نظر آئی۔یہاں تک کہ بعض اوقات مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ تصاویر بھی کھینچی جاتی ہیں۔اسی طرح اکثر کمسِن مَدَنی مُنّے، مُنّی کی "روزہ کُشائی" کی تقریب میں بھی تصاویر کے گُناہ کا سِلسِلہ ہوتا ہے۔ورنہ سادَگی کے ساتھ روزہ کُشائی کی رَسْم ادا کی جائے۔یا حافِظ مَدَنی مُنّے کی دینی ترقّی کے لئے سب کو اکٹھا کرنے کے بجائے بُزُرگوں کی بارگاہوں میں پیش کرکے عُمر بھر قراٰنِ پاک یادرہنے اوراس پرعمل کرنے کی دُعائیں لی جائیں تواِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکتیں زِیادہ ہوں گی۔

وَاللہُ تعالیٰ اَعلَمُ وَرَسُولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اچھی طرح غور فرما لیجئے

الحاصل اچّھی طرح غورکرلینا چاہئے کہ ہم جو تقریب کرنے جارہے ہیں اس میں ہماری آخرت کا کتنا فائدہ ہے۔اگر آپ کا دل واقعی مطمئن ہے کہ حفظِ قرآن کی خوشی کی تقریب سے مقصود نمائش نہیں۔اور یہ بھی یقین ہے کہ مَدَنی مُنّے کا ریاکاری بھرا ذہن بننے کا کوئی خطرہ نہیں۔یعنی آپ اِس کو اِخلاص کی اعلیٰ تربیّت دے چکے ہیں تو بے شک تقریب کیجئے۔**اللہ عَزَّوَجَلَّ** قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حِفظ کرنا آسان ہے مگر حافِظ رہنا مشکل ہے

یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حُفّاظ اور حافِظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں،ان کی ایک تعداد آگے چل کر قراٰنِ پاک بُھلا دیتی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رَواج سا ہوگیا ہے کہ بچّے یا بچّی کو قراٰن کریم حِفظ کروالیا جائے۔بے شک یہ بہُت بڑا نیک کام ہے،مگر یہ یاد رکھئے کہ **حفظ کرنا آسان ہے مگر عمر بھر حافِظ رہنا مشکل ہے**۔لہٰذا جو بھی اپنی اولاد کو حِفظ کروائے اُس کی خدمت میں دردبھری مَدَنی التجاء ہے کہ عُمر بھر اپنی حافِظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اورتاکید کرے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم ازکم ایک پارہ روزانہ تِلاوت جاری رہے تاکہ حفظ باقی رہے۔نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو،سوقسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتّہ قرا ٰن زیادہ چُھوٹنے پر آمادہ ہے اُن اونٹوں سے جو اپنی رسیّوں سے بندھے ہوں۔(صحیح البخاری ،ج۳،ص۴۱۲،حدیث۵۰۳۳) یعنی جس طرح

بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رِہا ہو جائیں اس سے زیادہ قران کی کیفیّت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہیئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۴۵)

حفظ بھلا دینے کا عذاب

جو حُفّاظ ہر سال رَمَضانُ المبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ معاذ اللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔ ''جو قرانی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دے گا بروزِ قِیامت اندھا اُٹھایا جائیگا۔'' (ماخذ پ ۱۶، طٰہٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

تین فرامینِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مدینہ ۱: میری اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے۔ اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قران کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۲۰، حدیث ۲۹۲۵)

مدینہ ۲: جو شخص قران پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداود، ج ۲، ص ۱۰۷، حدیث ۱۴۷۴)

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

مدینہ ۳: قِیامت کے دن میری اُمّت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (کنزُ العُمّال، ج ۱، ص ۳۰۶، حدیث ۲۸۴۳)

فرمانِ رضوی

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس (حفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان ودل سے زیادہ عزیز رکھتا۔'' مزید فرماتے ہیں: ''جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشِش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۴۵، ۶۴۷)

نیکی کے اظہار کی کب اجازت ہے؟

تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کا چرچا کرنے) کی نیّت سے نیک عمل کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح کوئی پیشوا ہے اور وہ اپنا عمل اِس نیّت سے ظاہر کرتا ہے کہ ماتحت اَفراد کو اس سے عمل کی رغبت ملے گی تو اب رِیا کاری نہیں، مگر ہر ایک کو اپنا عمل ظاہر کرتے وَقت ایک سو ایک بار اپنے دل کی کیفیت پر غور کر لینا چاہیے، کیونکہ شیطان بڑا مکّار ہے، ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے اُبھار کر بھی وہ ریا کاری میں مُبتَلا کردے، مثلاً دل میں وَسوَسہ ڈالے کہ لوگوں سے کہہ دے، ''میں تو صِرف تحدیثِ نعمت کیلئے اپنا عمل بتا رہا ہوں۔'' حالانکہ دل میں لڈو پھوٹ

رہے ہوں گے کہ اس طرح بتانے سے لوگوں کے دلوں میں میری عزّت بڑھ جائے گی۔ یہ یقیناً ریا کاری ہے اور ساتھ میں تَحدیثِ نعمت کا کہنا ریا کاری در ریا کاری اور ساتھ ہی جھوٹ کے گناہ کی تباہ کاری بھی ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کُتُبِ تصوُّف **اِحیاءُ العُلُوم** یا **کیمیائے سعادت** سے نیّت، اِخلاص اور رِیا کے ابواب کا مُطالَعہ کیجئے۔ کاش! انہیں پڑھنے سے شیطان محروم نہ کرے، کیونکہ یہ مردود کبھی نہ چاہے گا کہ مسلمان کا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے۔

یا ربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں اِخلاص کے ساتھ عبادت اور نفلی روزوں کی کثرت کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں شیطان کے اُن حیلے بہانوں کی پہچان عطا فرما جن کے ذَریعے وہ ہمارے اعمال برباد کر دیا کرتا ہے۔

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ریا کاریوں سے بچا یا الٰہی
مجھے عبدِ مخلص بنا یا الٰہی

روزے داروں کا محلہ

حضرتِ سیِّدُ نا مالِک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے چالیس سال کے دَوران کبھی **کھجور** نہیں کھائی۔ چالیس برس بعد آپ کو جب **کھجور** کھانے کی خوب خواہش ہوئی تو نَفس کُشی کے لئے مسلسل آٹھ دن روزے رکھے۔ پھر **کھجوریں** خرید کر دن کے وقت بصرہ شریف کے ایک مَحَلّہ کی مسجِد میں داخل ہوئے ابھی کھانے کیلئے **کھجوریں** نکالی ہی تھیں کہ ایک بچّہ چلّا اُٹھا، ابّا جان! مسجِد میں یہودی آ گیا ہے! اُس کے والِد صاحِب یہودی کا نام سُن کر ہاتھ میں ڈنڈا لئے چڑھ دوڑے مگر آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچان لیا اور معذرت کرتے ہوئے عَرض کی، حُضور! بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے مَحَلّہ میں سارے مسلمان روزہ رکھتے ہیں یہودیوں کے عِلاوہ دن کے وقت یہاں کوئی نہیں کھاتا، اِسی لئے بچّے کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہودی ہونے کا شُبہ گزرا۔ برائے کرم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی خطا مُعاف فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالَمِ جوش میں فرمایا، بچّوں کی زَبان "غیبی زَبان" ہوتی ہے۔ پھر قَسَم کھائی کہ اب کبھی **کھجور** کھانے کا نام نہ لوں گا۔ (تذکرۃُ الاولیاء، حصّہٴ اوّل، ص ۵۲)

گوشت کی خوشبو سے ہی گزارہ کر لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین اپنے نَفس کو کس طرح مارتے تھے۔ سیِّدُ نا مالک بن دینار علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کی نفس کُشی کے کیا کہنے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برسوں تک کوئی لذیذ چیز نہیں کھاتے تھے۔ عُمُوماً دن کو روزہ دار رہ کر روکھی روٹی سے افطار کا معمول تھا۔ ایک بار نَفس کی خواہش پر گوشت خریدا اور لے کر چلے، راستے میں سونگھا اور فرمایا، اے نَفس! گوشت کی خوشبو سونگھنے میں بھی تو لُطف ہے! بس اس سے زیادہ اِس میں تیرا حصّہ نہیں۔ یہ کہہ کر وہ گوشت ایک فقیر کو دیدیا۔ پھر فرمایا، اے نفس! میں کسی عداوت کے باعِث تجھے اذیّت نہیں دیتا میں تو صِرف اسلئے تجھے صَبْر کا عادی بنا رہا ہوں کہ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی لازَوال دولت نصیب ہو جائے۔ (تذکرۃ الاولیاء، حصہ ا، ص ۵۲)

یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے کے مسلمان نفلی روزوں سے بہت مَحَبَّت کیا کرتے تھے کہ بصرہ شریف کے ایک پورے مَحَلّہ کا ہر مسلمان روز ہی روزہ رکھا کرتا!

نادان بچّوں کی طرف سے نیکی کی دعوت

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رَحمۃُ اللہِ الغفّار کا یہ فرمانا کہ، بچوں کی زَبان ''غَیبی زَبان'' ہوتی ہے۔ نہایت ہی پُرمَغز ارشاد ہے۔ واقِعی نادان بچّوں کی باتوں اور حرکتوں میں اکثر **عبرت کے مدنی پھول** پائے جاتے ہیں۔ اِتّفاق سے بیان کردہ حکایت نمبر۱۲ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ (یعنی راقِمُ الحُرُوف) نے بابُ المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بھائی کے گھر پر ۹ شوّالُ المُکرَّم ۱۴۲۲ھ کو تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ طعام کے وَقت صاحِبِ خانہ کا مُنّا اور چھوٹی مُنّی بھی کھانے میں شریک ہوگئے۔ ان دونوں نے کھانے کے دوران، **حرص وطمع، بے جالڑائی، آبروریزی، بے صبری، چُغلی**، حسد، **حُبِّ جاہ**، ریاکاری، **مصیبت کا بے ضرورت تذکرہ اور فضول گوئی** وغیرہ سے مُتَعَلِّق مجھے خوب درس دیا!! آپ شاید سوچ میں پڑگئے ہوں گے کہ ناسمجھ بچّے اتنے سارے عُنوانات پر کس طرح درس دے سکتے ہیں! ان دُرُوس کا راز یہ ہے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں کرنے لگے جس سے مَدَنی ذِہن رکھنے والا انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مَثَلاً اُنہوں نے ضَرورت سے کہیں زِیادہ کھانا نکالا، کچھ کھایا، کچھ گرایا اور کچھ رکابی ہی میں چھوڑ دیا۔ ان کی اس حَرَکت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ اپنی پلیٹ میں ضَرورت سے زیادہ کھانا ڈال لینا یہ **حرص وطمع** کی علامت اور نادان لوگوں کا کام ہے، سمجھدار آدمی ایسا نہیں کرسکتا۔ گرا ہوا کھانا یوں ہی چھوڑ دینا کہ پھینک دیا جائے یہ اِسراف ہے، کھا کر برتن چاٹ لینا سنّت ہے، اسراف کا ارتکاب اور سنّت کے خلاف کام کرنا عقلمندوں کا نہیں نادانوں کا شیوہ ہے کیوں کہ بچّے نادان ہی ہوتے ہیں۔ مُنّے نے 7up کی ڈیڑھ لیٹر کی بوتل میں سے اپنے لئے پورا گلاس بھرلیا تو اس پر مُنّی احتجاج کرنے لگی یہاں تک کہ پہلے بوتل اٹھا کر میرے قریب رکھی مگر پھر بھی اطمینان نہ ہوا تو وہاں سے بھی اٹھا کر کمرے کے باہَر کسی اور کی تحویل میں دے آئی۔ اس ''جنگ'' کے ذَرِیعے گویا مُنّے نے حِرص پر درس دیا اور مُنّی نے حسد پر۔ چُونکہ دونوں میں ٹھن گئی تھی لہٰذا اب ایک دوسرے کے ''عُیُوب'' اُچھالنے لگے۔ اور گویا یوں سمجھا رہے تھے کہ دیکھئے! ہم نادان ہیں اِس لئے فضول گوئی، حسد، آبروریزی، بے جالڑائی اور بے صَبری کا مُظاہَرہ کرتے اور ایک دوسرے کے پَول کھولتے ہیں اگر دانا کہلانے والا شخص بھی ایسی حرکات کا ارتِکاب کرے تو وہ بے وُقُوف ہوا یا نہیں؟ ٹھیک ہے ہم اپنے منہ میاں مِٹّھو بھی بن رہے ہیں، اپنی ہی زَبان سے اپنے فضائل بھی بیان کررہے ہیں، ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اُچھال رہے ہیں مگر ہم تو چھوٹے ہوکر چُھوٹ جائیں گے، ان معاملات میں ہماری آخرت میں بھی کوئی پکڑ نہیں کیونکہ ہم ابھی نابالغ ہیں۔ اگر آپ بھی ہماری طرح کی غلطیاں کرتے ہوئے **آبروریزی، ریاکاری، جھوٹ اور حسد** وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پڑیں گے تو ہوسکتا ہے کہ بروزِ قیامت فردِ جُرم عائد کرکے جہنَّم کا حُکم سنا دیا جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو آپ کو وہ صدمہ ہوگا کہ دنیا میں خود صدمے نے بھی کبھی ایسا صدمہ نہ دیکھا ہوگا!

مدنی مُنّی نے مہندی والے ہاتھ کیوں دکھائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّی بات یہ ہے کہ اُن مَدَنی مُنّوں اور لاشعُور مبلّغوں کی حرکتوں میں سے میں نے فقط مَعدُودے چند ہی کا بیان کیا ہے۔ اگر بچوں کی دن بھر کی حرکتوں کا جائزہ لیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی ہر حَرَکت وہر سَکَنَت میں ہمارے لئے **عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول** ہوتے ہیں۔ ایک بار شبِ عیدمیلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ایک اسلامی بھائی اپنی ننھی سی مَدَنی مُنّی کو اٹھا کر لائے۔ وہ اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دکھا کر میری توجّہ چاہ رہی تھی۔ اِس سے میں نے یِہی **''مَدَنی پھول''** حاصِل کیا گویا وہ کہنا

www.dawateislami.net

چاہتی ہے، حاجتِ شرعی کے بِغیر بِلا واسِطہ یا بالواسطہ (IN DIRECT) اپنی خوبیوں کا اظہار بھی حُبِّ جاہ یعنی واہ واہ کی چاہت کی علامت ہے جو کہ ہم جیسے نادانوں ہی کا حصّہ ہے۔ظاہر ہے بچّیاں اپنے مہندی سے رنگے ہوئے ہاتھ دِکھلا کر یا بچّے اپنے نئے کپڑوں وغیرہ کی طرف مُتَوَجّہ کرکے واہ واہ اور داد و تحسین ہی کے طلبگار ہوتے ہیں مگر اس میں ضِمناً بڑوں کے لئے بہت کچھ سامانِ عبرت ہوتا ہے۔ آج کل لوگوں کی اکثریت حُبِّ جاہ میں مُبتَلا نظر آ رہی ہے۔ اپنی عزّت بنانے، شہرت بڑھانے اور واہ واہ پسندی کا مرض آج کل عام ہے۔حد تو یہ ہے کہ مساجِد و مدارِس کی تعمیر اور دیگر نیک کاموں میں بھی اپنی نیک نامی یعنی شہرت ہی کی تلاش رہتی ہے، یہ بے حد مُہلِک (مُہ۔لِک) مرض ہے مگر اب اس کی طرف لوگوں کی توجُّہ ہی نہیں۔ **اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے،''دو بھوکے بھیڑ یئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اِتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ حُبِّ مال و جاہ یعنی مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نُقصان پہنچاتا ہے۔''

(جامع ترمِذی شریف، ج۴، ص۱۶۶، حدیث۲۳۸۳)

میں نماز جمعہ تک سے محروم تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال دل سے مِٹانے کی کُڑھن پیدا کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے اور دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔**دعوتِ اسلامی کے** مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! چُنانچِہ **گوجرانوالہ** (صوبہ پنجاب) کے مُقیم ایک اِسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر دی کہ میں فِرنگی فیشن میں لِتھڑی ہوئی گناہوں بھری زندَگی گزار رہا تھا اور بُری صُحبت کے باعِث مَعاذَاللہ عزوجل شراب پینے کا بھی عادی ہو چکا تھا۔حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نمازِ جُمعہ تک نہ پڑھتا، میں قراٰنِ پاک کا **حافظ** تھا مگر کم و بیش ۱۲ سال سے قراٰنِ پاک کھول کر نہیں دیکھا تھا، جس کے باعِث تقریباً قراٰنِ پاک مجھے بُھلا دیا گیا تھا۔ بہرحال زندگی کے دن غفلت میں گزر رہے تھے کہ اتنے میں نصیب جاگے اور ایک باعمامہ اسلامی بھائی سے میری مُلاقات ہوگئی۔ان کے حُسنِ اَخلاق اور شفقت بھرے انداز سے میں بڑا مُتَأَثِّر ہوا، اُنہوں نے مجھے مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی میں نے معذِرت کرتے ہوئے بتایا کہ میں بے رُوزگار ہوں، معاشی طور پر حالات جانے کی اجازت نہیں دے رہے۔انہوں نے نہایت ہی اپنائیت کے ساتھ حوصلہ دیا اور میرے ٹکٹ کا انتِظام کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح میری سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہوگئی۔ وہاں کے روح پرور منظر اور سنّتوں بھرے بیانات اور رِقّت انگیز دُعا نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ جب میں اجتماعِ پاک سے لوٹا تو میرے قلب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو چکا تھا۔پھر میں نے **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت حاصِل کی جس نے میرے ظاہری وُجود کو بھی سنّتوں کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی ماحول** سے وابَستگی کی بَرَکتوں سے میں نے بُھلایا ہوا قراٰنِ پاک بھی حفظ کر لیا بلکہ سات سال تک امامت کی سعادت بھی پاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی ترکیب کے حساب سے مجھے ''پنجاب مشاورت'' کی مجلس میں ایک ذمّہ دار کی حیثیت سے خدمت کی سعادت حاصِل ہے۔

گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ   گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ   تمہیں عاشقِ مصطفٰے مَدَنی ماحول

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یا ربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت نصیب فرما۔

یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی قافِلوں میں سفر کا جذبہ عطا فرما۔

یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کر، حُبِّ جاہ ومال اور ریاکاری کے وبال سے محفوظ فرما۔ ہمیں فرض کے ساتھ ساتھ خوب خوب نفلی روزوں کی بھی سعادت بخش اور ان کو قبول فرما۔

یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو اور ساری اُمّتِ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net